ابواب الدیات، باب لایقتل مسلم بکافر) کئی جگہ اختلط کا ترجمہ ''مختلط ہو گئے تھے'' کیا ہے (ص ۱۴۸) جب کہ اس کا عام فہم ترجمہ یہ ہوگا ''ان کا ذہنی توازن بگڑ گیا تھا'' فحش خطا اور فحش غلطی (۱۳۰، ۱۳۲) کے بجائے اردو میں ''فاش غلطی''، مستعمل ہے۔ مصنف نے عموماً حوالوں کا اہتمام کیا ہے، لیکن کہیں کہیں احادیث کے حوالے رہ گئے ہیں، مثلاً عنوان 'قرآن - نقدِ حدیث کا بنیادی معیار' کے تحت متعدد احادیث بلا حوالہ مذکور ہیں (ص ۱۸۴-۱۸۷) ایک جگہ "لا رھبانیة فی الاسلام" کو بلا حوالہ حدیثِ رسول قرار دیا ہے (ص ۲۰۸) جب کہ ان الفاظ میں یہ حدیث ثابت نہیں ہے (فتح الباری، ابن حجر، دار المعرفۃ بیروت ۹/۱۱۱)

حدیثِ رسول "اللھم أحینی مسکینا و أمتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین" کو علامہ سیوطی کی اللآلی المصنوعة کے حوالے سے موضوع قرار دیا ہے (ص ۲۰۹) یہ حدیث ترمذی اور ابنِ ماجہ دونوں میں مروی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اسے ''غریب'' کہا ہے۔ حاکمؒ نے اسے مستدرک میں روایت کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے۔ متاخرین میں علامہ البانیؒ نے بھی اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بحیثیتِ مجموعی یہ کتاب اپنے موضوع پر قابلِ قدر اضافہ ہے۔ امید ہے، علمی حلقوں میں اسے پذیرائی حاصل ہوگی اور اس سے بھرپور استفادہ کیا جائے گا۔

(م۔ر۔ن)

ثنائیات موطا الامام مالک مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی

ملنے کا پتہ: جامعہ فیض عام مئوناتھ بھنجن (یوپی)، سنۂ اشاعت ۲۰۰۱ء، صفحات ۱۳۶ (قیمت درج نہیں)

کتبِ احادیث میں مؤطا امام مالک کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ بعض علماء نے اسے أصح الکتب بعد کتاب اللہ کا درجہ دیا ہے۔ یہ کتاب حدیث کے اولین مجموعوں میں سے ہے۔ اس کی دوسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی احادیث کی روایت میں تین سے زائد واسطے نہیں ہیں۔ بلکہ بہت سی احادیث صرف دو واسطوں سے مروی ہیں۔ بخاری کی ثلاثیات (تین واسطوں سے مروی

احادیث) کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے، جب کہ موطا میں درجنوں احادیث ثنائی (محض دو واسطوں سے مروی) ہیں۔ شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب بستان المحدثین میں موطا کی چالیس ثنائیات کا ذکر کیا ہے۔ اس بنا پر اب تک یہی سمجھا جا رہا تھا کہ موطا میں محض چالیس احادیث ہی ثنائی ہیں، مگر زیرِ تبصرہ کتاب میں فاضل مصنف نے ایک سو ترپن (۱۵۳) ایسی احادیث کا استقصاء کیا ہے جو ثنائی ہیں۔ موطا امام مالک سے متعلق یہ ایک اہم انکشاف ہے۔

فاضل مصنف نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ثنائیات موطا امام مالک کو جمع کرنے کا خیال ان کے دل میں شاہ ولی اللہؒ کی کتاب بستان المحدثین پڑھنے کے بعد ہی آیا تھا۔ اس مقصد سے جب انہوں نے موطأ میں ثنائیات کا استقراء وتتبع شروع کیا تو اس میں ایک چہل نہیں، بلکہ کئی چہل ثنائیات ملیں (ماہ نامہ معارف اعظم گڑھ فروری ۲۰۰۲ء)

''بستان المحدثین'' کے بارے میں انھوں نے لکھا ہے کہ ''میرا گمان ہے کہ مولف رسالہ کے پیشِ نظر ثنائیاتِ موطأ امام مالک کا استقصا نہیں رہا ہوگا، بلکہ اربعین کے طرز پر ایک رسالہ لکھنا مقصود رہا ہوگا، اس لئے انہوں نے صرف چالیس ثنائیات کا انتخاب کیا، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ صرف ایسی چالیس ثنائیات کا بیان مقصود رہا ہوگا جو بطریق اصح الاسانید مالک عن نافع عن ابن عمر مروی ہیں'' (ایضاً)

زیرِ تبصرہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ اس کا پورا نام ہے ''کتاب الاربعینات الجامعۃ لمافی موطأ الامام مالک من الثنائیات أو ثنائیات موطأ الامام مالک''۔ مقدمہ میں مصنف نے ''اربعین'' اور ''علو اسناد'' کے بارے میں بعض تفصیلات ذکر کی ہیں۔ آخر میں ایک ضمیمہ ہے جس میں امام مالکؒ اور ان کے شیوخ اور شیوخ الشیوخ، جن سے ثنائیات مروی ہیں، کا مختصر ذکر ہے اور موطأ کی بعض امتیازی خصوصیات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مصنف نے اس کتاب کے